سوال

(46) وہ پانی جسے حائضہ عورت چھولے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اس پانی سے وضو جائز ہے جسے کسی حائضہ عورت نے چھوا ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ بات جان لینی چاہیے کہ حائضہ عورت کا جسم ناپاک نہیں ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ جس چیز کو چھولے وہ چیز ناپاک ہوجاتی ہے۔ حائضہ عورت کی جو ناپاکی ہے وہ محض شرعی ناپاکی ہے اور اس شرعی ناپاکی کو ایک شرعی حکم یعنی غسل ہی دور کرسکتا ہے۔

پرانے زمانہ میں عورتیں حائضہ عورت کے بدن کو ناپاک تصور کرتی تھیں حتی کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لانے کو کہا تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا کہ میں تو حیض کی حالت میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے (بخاری) یعنی تمہارا ہاتھ ناپاک نہیں ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حائضہ عورت جس پانی کو چھولے وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس سے وضو کرنا بالکل جائز ہے۔

یہی حالت اس شخص کی ہے جو جنابت کی وجہ سے ناپاک ہو۔ اس کا بدن ناپاک نہیں ہوتا بلکہ اس کی ناپاکی ایک شرعی ناپاکی ہے۔ روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے سے کترا رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ پوچھی تو انھوں نے فرمایا: "کہ میں جنابت کی حالت میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ مؤمن نجس نہیں ہوتا (بخاری ومسلم) یعنی جنابت کی حالت محض شرعی اعتبار سے نجاست ہے ورنہ مومن کا جسم ناپاک نہیں ہوتا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

طہارت اور نماز، جلد: 1، صفحہ: 145